عبادات سے متعلق مسائل پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اجتہادی آرا کا تحقیقی مطالعہ

Legal Opinion of Hazrat Ayesha (R.A) Regarding Ritual Practices of Islam: Research Based Study

ڈاکٹر عائشہ صنوبر*
ڈاکٹر احسان اللہ چشتی**

Abstract

This article aims to explain the opinions of Hazrat Ayesha (RA) in the field of spiritual and ritual practices: as Prayer, Fast, pilgrims etc. The fundamental principal of Islamic jurisprudence is that no one can derive or express his or her personal opinion in this regard until and unless it proved that the text is ambiguous or the issue is not settling by the text of Quran and prophetic traditions. Hazrat Ayesha (RA) was the wife of prophet and she observed profoundly the life of Prophet (Peace be upon him) more than any other. Therefore her statements and narrations considers very important and authentic regarding personal and ritual practices of Prophet (peace be upon him), furthermore, she was prominent scholar, jurists and a very expert of derivation legal commands from the text of Quran and prophetic traditions, utmost of the companion rely upon him in determining legal issues. Therefore, I have tried to describe and elaborate the derivations and legal opinions of Hazrat Ayesha (RA) in this research work, particularly, when she expressed different opinion from other companion of the Prophet (peace be upon him) in an issue which nature is "*Mujtahad fiqh*". Mostly, Early Muslim jurists depend on her judgment due to her directly observing the practices and family life of Prophet. Abstaining from lengthen; I have discussed briefly one example of each discipline in this article, and described the opinions of other jurists as well.

Keyword: Derivations, rituals, rules, prayer, fast

مقدمہ

شریعت اسلامیہ کے احکام کی تقسیم باعتبار فعل عبادات اور معاملات میں کی جاتی ہیں، عبادات کے متعلق بنیادی قاعدہ یہ ہے کہ اس میں قیاس یا عقلی آراء کا فی نفسہ عمل دخل نہیں، چنانچہ کوئی نئ عبادت قیاس کی

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، سردار بہادخان وویمن یونیورسٹی، کوئٹہ۔
** لیکچرر ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

بنیاد پر ثابت نہیں کی جاسکتی، البتہ جہاں تک عبادات کے فروعی مسائل کا تعلق ہیں تو ان کی وضاحت اور بوقت ضرورت پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد کی گنجائش موجود ہیں، اس لئے ابتدائی دور میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی اس قسم کے مسائل میں باہم بحث ومباحثہ کرتے رہتے اور ایک دوسرے کی آراء سے اختلاف فرماتے، اسی طرح عبادات نماز، روزہ، زکوۃ، حج سے متعلق مسائل میں فقیہات کی اجتہادی آراء ذخیرۃ آثار میں بکثرت موجود ہیں، خاص کر حبیبہ حبیب خدا سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی اجتہادی آراء قابل ذکر ہیں، اس مقالہ میں سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آراء کو موضوع بحث بنایا ہے تاکہ قارئین کے سامنے ان میں سے چند اجتہادی مثالیں پیش کی جاسکے، اور فقہی مسائل میں صحابہ کرام کے باہمی اختلاف آراء میں استنباط واستخراج کے طرق جان سکے۔

نماز سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

نماز اسلام کا اہم رکن اور دین کا ستون ہے۔ نماز سے متعلق مسائل میں فقیہات کی اجتہادی آراء کو ذیلی عنوانات میں بیان کیا جائے گا۔

ا: صلوۃ الوسطی کے تعین میں اختلاف

قرآن مجید میں نماز کے متعلق حکم ہے کہ ﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی﴾[1] (مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ ﴿وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی﴾ درمیان کی نماز میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف ہے۔ اس میں تین آراء ہیں پہلی رائے کے مطابق حضرت عمرؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت معاذؓ، اور حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے اور یہ قول حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت اسامہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کا ہے۔[2]

تیسری رائے حضرت عائشہؓ کی ہے اور حضرت عائشہؓ کا مؤقف اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُأَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا ثُمَّ قَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي ﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ﴾ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ[3]

حضرت عائشہؓ کے غلام ابو یونس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف لکھوں اور ابو یونس فرماتے ہیں جب میں آیت مبارکہ کے اس حصے ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ تک پہنچا تو مجھے حکم دیا کہ :وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى کو عصر کی نماز لکھو۔ یعنی عصر کی نماز بیچ کی درمیانی نماز ہے اس لئے کہ نماز عصر سے پہلے دو نمازیں فجر اور ظہر ہیں، اور اسی طرح نماز عصر کے بعد بھی دو نمازیں مغرب اور عشاء ہیں۔

۲: عصر کی نماز میں جلدی

حضرت عائشہؓ عصر کی نماز اولین وقت میں پڑھنے کی قائل تھیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہا کی دلیل درج ذیل حدیث مبارکہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى العَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا[4]

حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور سورج کی روشنی ان کے حجرے پر تھی اور ان کے حجرے کا سایہ ظاہر نہیں ہوا تھا۔

جبکہ ایک دوسرا موٴقف یہ ہے کہ عصر کی نماز میں تاخیر کرنی چاہئے۔ جیسا کہ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً[5]

علی بن شیبان کی حدیث ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے پس آپ ﷺ نے عصر کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ سورج ایک سفید ٹکیہ کی مانند رہ گیا۔

قَالَ أَبُو عُمَرَ:أَهْلُ الْعِرَاقِ أَشَدُّ تَأْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ، وَالْآثَارُ الْوَارِدَةُ عَنْهُمْ بِذَلِكَ تُبَيِّنُ مَا قُلْنَا، وَعَلَى ذَلِكَ فُقَهَاؤُهُمْ، حَتَّى قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتَعْتَصِرَ[6]

ابو عمر نے کہا: اہل عراق عصر کی نماز میں زیادہ تاخیر کرتے ہیں، بہ نسبت اہل حجاز کے اور اسی طرح آثار وارد ہوئے اور تاخیر کو اُن کے فقہاء نے بیان کیا ہے یہاں تک کہ ابو قلابہ نے کہا کہ (صلوٰۃ) عصر کا تاخیر کی وجہ سے نام (عصر) رکھا گیا ہے۔

۳: نمازی کے سامنے سے عورت کے گزرنے کا حکم

نمازی کے سامنے سے اگر عورت گزر جائے تو نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے کچھ اصحاب کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔ابن عباسؓ کا قول ہے کہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَحْسَبُهُ أَسْنَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ، وَالْيَهُودِيُّ ـ النَّصْرَانِيُّ، وَالْمَجُوسِيُّ وَالْخِنْزِيرُ وَيَكْفِيكَ إِذَا كَانُوا مِنْكَ عَلَى قَدْرِ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ لَمْ يَقْطَعُوا صَلاَتَكَ[7]

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ تین چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے،کالا کتا، گدھا،اور عورت۔[8]

نمازی کے سامنے سے کتا، گدھا یا حائضہ عورت کے گزرنے یا یہودی، نصرانی، مجوسی، خنزیر گزرے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ جاندار ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ سے گزریں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ اور یہی موقف حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت انسؓ اور حضرت الحکم بن عمرو الغفاریؓ کا ہے[9]۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نمازی کے سامنے سے عورت کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور حضرت عائشہؓ کا استدلال یہ سنت نبی ﷺ ہے۔

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ[10]

حضرت عائشہؓ زوجۂ رسول اللہ ﷺ کہتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوتے اور رات کی نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ اور قبلہ کے درمیان اپنے بستر پر لیٹی ہوتی۔

حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کے اس عمل سے استدلال کرتی ہیں۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ[11]

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ ﷺ اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوتی۔

فقہائے احناف کا موقف اور دوسرے فقہاء کا مذہب بھی اس بارے میں یہی ہے کہ نمازی کے سامنے سے خاتون یا کسی اور چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ اہل ظواہر کے نزدیک نماز ٹوٹ جاتی ہے[12]

روزہ سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

روزہ اسلام کا اہم رکن ہے۔روزہ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔اور ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں مسلمان روزوں کا بھرپور اہتمام کرتے ہیں۔پہلی امتوں پر بھی روزہ فرض قرار دئے گئے۔

۱: افطار میں جلدی کرنی چاہئے

روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے یا تاخیر،اس بارے میں درج ذیل روایت ہے۔

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَوَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ:أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ:قُلْنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ:كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[13]

ابن ابی عطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروقؒ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے ہم نے کہا اے ام المؤمنین اصحاب محمد ﷺ میں سے دو ایسے آدمی ہیں کہ ان میں سے ایک افطار کے لئے جلدی کرتے ہیں اور نماز پڑھنے میں بھی جبکہ دوسرے صحابی روزہ کے افطار میں اور نماز دونوں میں تاخیر سے کام کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کون سے صحابی رسول ﷺ روزہ اور نماز میں جلدی کرتے ہیں ہم نے کہا کہ عبداللہ(ابن مسعود)حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

درج بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ روزہ کے افطار اور نماز مغرب میں تعجیل(جلدی)کی قائل تھیں۔

۲: حالت جنابت میں صبح ہونے سے روزہ نہیں جاتا

حضرت ابوہریرہؓ حالت جنابت میں صبح ہونے کی صورت میں روزہ قضا ہونے کے قائل ہیں۔جبکہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کا قول ہے کہ حالت جنابت میں صبح ہونے سے روزہ قائم رہتا ہے۔[14]

زکوٰۃ سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے۔زکوٰۃ کے معاشرتی و معاشی فوائد ہیں۔ زکوٰۃ کی بدولت معاشرے میں گردش دولت کا عمل تیز رہتا ہے جس سے افراد معاشرہ میں خوشحالی آتی ہے۔

۱: یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے

بعض اہل علم یتیم کے مال سے زکوٰۃ کے وجوب کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے کہ بچے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جیسا کہ اس پر نماز واجب نہیں ہوتی۔ جبکہ حضرت عائشہؓ یتیم کے مال پر زکوٰۃ کی قائل ہیں۔ امام شافعیؒ زکوٰۃ کے وجوب کے بارے میں کہتے ہیں۔

وَتَجِبُ الصَّدَقَةُ عَلَى كُلِّ مَالِكٍ تَامِّ الْمِلْكِ مِنْ الْأَحْرَارِ وَإِنْ كَانَ صَغِيرًا، أَوْ مَعْتُوهًا، أَوْ امْرَأَةً لَا فَرْقَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ [15]

زکوٰۃ قابل نصاب مال کے مالک پر واجب ہوتی ہے خواہ وہ مالک بچہ ہو یا مجنون یا کوئی خاتون ہونے کے اعتبار سے کوئی فرق روا نہیں رکھا جائے گا۔

اور امام شافعیؒ کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

ابْتَغُوا فِي أَمْوَالِ الْيَتِيمِ، أَوْ قَالَ: فِي أَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَأْكُلُهَا الزَّكَاةُ [16]

یتیموں کے مال کو تجارت میں لگاؤ تاکہ زکوٰۃ کی ادئیگی کی وجہ ختم نہ ہو جائے۔

اور حضرت عمر بن الخطابؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ:

أَنَّ الزَّكَاةَ فِي أَمْوَالِ الْيَتَامَى [17]

بے شک یتیم کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے۔

الماوردیؒ کہتے ہیں:

كُلُّ حُرٍّ مُسْلِمٍ فَالزَّكَاةُ فِي مَالِهِ وَاجِبَةٌ ، مُكَلَّفًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مُكَلَّفٍ [18]

ہر آزاد مسلم (صاحب نصاب) پر زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ مکلف ہو یا نہ ہو۔

یتیم (بچہ) پر زکوٰۃ کے وجوب کی نفی

امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ یتیم (بچہ) اور مجنون پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے [19] اور ان کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ ہے۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَنْتَبِهَ [20]

قلم تین قسم کے افراد سے اٹھالیا گیا ہے۔

(1) مجنون یہاں تک کہ صحیح العقل ہو جائے۔

(2) بچہ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

(3) سویا ہوا شخص یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔

زکوٰۃ عبادت ہے اور یہ غیر مکلف پر واجب نہیں ہوتی جیسا کہ نماز اور روزہ اپنے مکلف پر ہی واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ مسلمان پر واجب ہوتی ہے نہ کہ ذمی پر اور زکوٰۃ کو اللہ نے پاکی کا ذریعہ اور نعمت بنایا ہے۔ اور ذمی کے لئے جزیہ واجب قرار دیا گیا ہے۔ جس طرح جزیہ غیر مکلف پر واجب نہیں ہو گا۔ اسی کا تقاضا ہے کہ زکوۃ بھی غیر مکلف پر واجب نہ ہو۔[21]

حج سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔حج مالی اور بدنی عبادت ہے جو کہ صاحب استطاعت پر فرض ہے۔

ا: عورت کا احرام

احرام کی حالت میں عورت اپنا چہرہ کھول سکتی ہے یا نہیں اس میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ کا اختلاف ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفًّا[22]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ عورت نہ نقاب پہنے اور نہ ہی دستانے اور ان کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔ عورت کا احرام اس کے چہرہ میں ہے اور مرد کا احرام اس کے سر میں ہے۔

حضرت عائشہؓ حالت احرام میں چہرہ کا پردہ کرنے کے لیے استدلال پیش کرتی ہیں کہ

كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَلاَ يَنْهَاهَا[23]

جب وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلیں۔ دوران سفر جب غیر محرم سامنے آئے تو انہوں نے اپنی چادریں اپنے چہروں پر لٹکالیں اور جب نامحرم گزر جاتے تو وہ اپنا چہرہ کھول لیتیں نبی کریم ﷺ انہیں یہ کرتا ہوا دیکھتے لیکن منع نہیں فرماتے۔

فقہائے احناف کے ہاں بھی خاتون کے لئے جائز ہے اگر وہ چہرے پر کپڑا لٹکائے [24]

۲: کعبہ میں قربانی بھیجنے سے بھیجنے والے پر حج کی پابندیاں عائد نہیں ہوتی

جو شخص حج کرے اور قربانی کے لئے جانور بھیجے تو کیا اُس پر حج کی پابندیاں عائد ہوتی ہیں یا نہیں، اس اختلاف کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا قول ہے۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَدْيِهِ ثُمَّ أَقَامَ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ هَدْيُهُ[25]

نبی کری م ﷺ نے قربانی کے جانور کعبہ بھیجے اور آپ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ نے آپ ﷺ پر حلال کی تھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قربانی والے جانوروں کو قربان کر دیا گیا۔

اسی طرح امام مالک اپنے استاد یحیی بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرۃ بنت عبد الرحمن (ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی شاگردہ) سے ایسے شخص کہ بارے میں سوال کیا جس نے حج کے موقع پر قربانی کے جانور بھیجے اور خود مقیم (سفر حج نہ کیا) رہا تو کیا اُس پر حج کی پابندیاں عائد ہوں گی۔ اس سوال کے جواب میں حضرت عمرۃ بنت عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا ہے کہ اُس پر کچھ حرام نہ ہو گا[26]۔

جبکہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ:

إِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ هَدْيَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ[27]

جب قربانی کے لئے جانور کو نشان زدہ کر دیا جائے تو اُس پر وہ سب واجب ہو جاتا ہے جو کہ محرم پر واجب ہوتا ہے۔

فقہائے احناف کا مسلک بھی یہ ہے کہ محض قلادہ باندھنے اور جانور کو بھیجنے سے محرم نہیں ہوتا[28]

۳: احرام کی حالت میں خواتین زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں

حضرت عائشہؓ دوران حج زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتیں تھیں۔

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " الثِّيَابَ المُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ[29]

حضرت عائشہؓ زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھی اور وہ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔اور ان کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ہے

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ[30]

رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران اور ورس میں رنگاہوا لباس پہننے سے منع فرمایا۔

فقہائے احناف کا مسلک یہ ہے کہ محرم زعفران اور ورس سے رنگاہوا لباس نہ پہنے [31]

۴: عورتوں کو حج میں حلق کروانا چاہیے یا نہیں

حج میں عورت کے لیے عدم حلق پر اجماع ہے۔عورت کا حلق کروانا بدعت ہے اور مکروہ ہے۔انہیں بال کٹوانے چاہیے اور اس کی مقدار کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔حضرت ابن عمرؓ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، ابو ثورؒ کا قول ہے کہ ایک پور کے مثل کاٹے جائیں[32] جب کہ قتادہ کا قول ہے کہ ایک ثلث یا ربع کاٹے جائیں۔جب کہ حضرت حفصہ بنت سیرینؒ کا قول ہے کہ اگر عورت بوڑھی ہے تو ایک ربع کاٹے جائیں اور اگر جوان ہے تو تھوڑا سا کاٹنا بھی کافی ہو گا۔جب کہ امام مالکؒ کا قول ہے کہ تمام بالوں سے کاٹنا ضروری ہو نہ کہ کسی ایک طرف سے بال لے کر کاٹے جائیں۔[33]

۴: مناسک حج میں خواتین کے لئے آسانی:(اگر حج کے دوران مخصوص ایام آجائے)

شریعت اسلامیہ میں فطری عذر کے لئے خواتین کو حج میں سہولت اور آسانی دی گئی ہے۔

يقول سمعت عائشة تقول خرجنا لا نرى إلا الحج فلما كنا بسرف حضت فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي قال ما لك أنفست قلت نعم قال إن هذا أمر كتبه الله على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت قالت وضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر[34]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار ہم لوگ حج کی نیت سے (مدینہ سے) نکلے جب ہم سرف میں پہنچے تو اتفاق سے مجھے حیض آگیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ کیا تجھے حیض آنا شروع ہو گیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔پھر فرمایا: یہ وہ شئے ہے جسے اللہ تعالی نے آدم کی بیٹیوں کے لئے ہی ضروری

کر دیا ہے لہذا احکام حج تم بھی بجالاؤ۔ صرف طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے کا ذبیحہ کیا تھا۔

۵: ایام مخصوصہ کی وجہ سے طواف وداع میں رخصت

خواتین کو ایام مخصوصہ کی وجہ سے طواف وداع میں رخصت کی سہولت دی گئی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّأَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّهّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجِي[35]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمیں مدینہ جانے سے روکے رکھے گی؟ کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف نہیں کیا؟ انہوں نے کہا، طواف تو کر چکی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس چل کھڑی ہو (مدینہ کے لئے)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ کے لئے معاف ہے۔

۶: غسل واجب کے بعد کنگھی کرنا

غسل واجب کے بعد خاتون کے لئے کنگھی کرنا مسنون ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ[36]

حضرت عروہؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا، میں تمتع کرنے والوں میں سے تھی اور ہدی (قربانی کا جانور) اپنے ساتھ لے کر نہیں گئی تھی۔ حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ پھر وہ حائضہ ہو گئیں اور عرفہ کی رات آ گئی اور وہ ابھی تک پاک نہیں ہوئی تھیں، اس لئے حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کر چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (غسل کے لئے) اپنے بال کھول اور (غسل

کے بعد) کنگھا کر اور عمرہ کو چھوڑ دے، میں (حضرت عائشہؓ) نے ایسا ہی کیا پھر میں نے حج پورا کر لیا اور حج کی رات عبد الرحمن بن ابو بکرؓ کو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ وہ مجھے (حضرت عائشہؓ) کو اس عمرہ کے بعد جس کی میں نے نیت کی تھی تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرالائے۔

اس حدیث سے درج ذیل نکات اخذ ہوتے ہیں۔

1. حائضہ عمرہ موقوف کر سکتیں ہیں کیونکہ ان کو ایک شرعی عذر لاحق ہے۔
2. غسل واجب کے بعد کنگھی کرنا بہتر ہے۔

حج میں حائضہ کو طواف وداع کا انتظار نہیں کرنا چاہئے

ارکان حج مکمل ہونے کے بعد اگر کسی خاتون کے ایام مخصوصہ شروع ہو جائیں تو حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ ایسی خاتون کو رخصت حاصل ہے کہ وہ طواف وداع کا انتظار نہ کرے بلکہ واپسی کا سفر کرے۔

جبکہ طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رخصت نہیں ہو گی بلکہ انتظار کیا جائے گا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور رخصت کے قائل ہو گئے تھے۔[37]

حضرت عائشہؓ ام المؤمنین حضرت صفیہؓ کے واقعہ سے استدلال کرتیں کہ ایام حج کے بعد طواف وداع سے پہلے حضرت صفیہؓ کے ایام مخصوص شروع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا:

عَقْرَى حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَلاَ بَأْسَا نْفِرِي[38]

تم اب ہمیں روکے رکھو گی کیا تم (حضرت صفیہؓ) قربانی کے دن حالت طہر میں نہ تھی، حضرت صفیہؓ نے کہا جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں واپسی کا سفر اختیار کرو۔

اسی سے واضح ہوتا ہے کہ ایام مخصوصہ میں مبتلا خواتین طواف وداع سے مستثنیٰ ہوں گی۔

نتائج

مذکورہ بالا مباحث سے ہم درج ذیل نتائج اخذ کرتے ہیں کہ:

ا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عبادات کے مجال میں جہاں اجتہاد کی ضرورت تھی وہاں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر امت کو راہنمائی فراہم کی ہے۔

۲: فقہ اسلامی کی ترویج واشاعت میں سیدہ عائشہ صدیقہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور دیگر عبادات کے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کیا ہے، اور اپنی رائے کا اظہار بلاتردد کیا ہے۔

حوالہ جات

---

1 البقرہ:238

2 الخازن، علي بن محمد بن إبراهيم علاء الدين(م:741ھ)لباب التأويل في معاني التنزيل،دارالكتب العلمية، بيروت ط: الأولى، 1415ھ، ج1، ص173

3 مالك بن أنس أبو عبدالله الأصبحي ،الموطا ،كتاب النداء الصلوٰة ،دار القلم،دمشق،ط:1991، باب الصلوة الوسطى، حدیث نمبر459،ج2، ص191

4 البخاري،محمد بن إسماعيل أبو عبدالله،صحيح بخارى، دار ابن كثير ، اليمامة ،بيروت ،ط: 1987، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت العصر، حدیث نمبر520 ,ج1، ص201

5 مالک ،المؤطاء ،کتاب الصلوۃ، باب وقوت الصلوۃ، حدیث10، ج2، ص10

6 القرطبی، یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم (463ھ)التمهيد لما فى الموطاءمن المعانى والأسانيد ،وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، 1387هـ،ج1، ص399

7 السجستانی،سليمان بن الأشعث، أبو داود،سنن ابى داؤد ،دار الكتاب العربي، بيروت،كتاب الصلاة، باب ما يقطع الصلاة، حدیث703، ج1، ص259 / النسائی، أحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب ،ط:1986، سنن النسائی، كتاب القبلة، باب ما يقطع اذا لم يكن، حدیث751، ج2، ص64

8 ابن حزم، علي بن أحمد بن سعيد أبو محمد (م: 456هـ) المحلى بالآثار ، دار الفكر ،بيروت ج4، ص11/ ابن القیم،محمد بن أبي بكر بن أيوب (م: 751هـ)، زاد المعاد في هدي خير العباد ،مؤسسة الرسالة، بيروت، مكتبة المنار الإسلامية، الكويت،ط: 1994م ، ج1، ص306

9 القرطبی، علی بن احمد، ابواحمد، (م: 456ھ)المعلی، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ج4، ص11

[10] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب من قال لا یقطع الصلاۃ، ح#493، ج1، ص193/ایضاً، باب الصلاۃ علی الفراش، حدیث نمبر376، ج1، ص150

[11] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی الفراش، حدیث383، ج1، ص394

[12] **الکاسانی**، أبو بکر بن مسعود بن أحمد علاء الدین(م: 587هـ)، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع دار الکتب العلمیة ط: 1986م، ج 1 ص 241

[13] أبو الحسین، مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیري صحیح مسلم، دار الجیل بیروت، باب فضل السحور و تاکید، حدیث نمبر2610، ج3، ص131،

[14] صحیح بخاری، کتاب الصائم، بَابُ الصَّائِمِ یُصْبِحُ جُنُبًا، حدیث نمبر1925-1926، ج5، ص13

[15] **الشافعي أبو عبد الله محمد بن إدریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن عبد المطلب بن عبد مناف المطلبي القرشي المكي(م:204ھ) الأم، دار المعرفة، بیروت، ط:1410ھ/1990ء**

[16] القطني، سنن الدارقطني، ج2ص110إسماعیل بن یحییٰ بن إسماعیل، ابوإبراہیم المزنی(م: 264ھ)مختصر المزني(مطبوع ملحقا بالأم للشافعي)دار المعرفة، بیروت، ط:1410ھ-1990ء/الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، دار الحرمین، القاہرہ، 1415ھ، ج4، ص264

[17] **الماوردی، علی بن محمد ابو الحسن**(م:450ھ)الحاوي الكبیر في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط: الاولی1419ھ، ج3، ص152

[18] ایضاً

[19] الکاسانی، بدائع الصنائع، ج2ص5

[20] الموصلي، أحمد بن علي بن المثنى أبو یعلى، دار المأمون للتراث، دمشق، ط:1984، مسند أبي یعلى، حدیث 4521، ج8ص17

[21] **الماوردی**، علي بن محمد بن محمد بن حبیب (م: 450هـ)، الحاوي الكبیر في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ط:1999ء، ج3، ص152

[22] السجستانی، سنن أبي داود، کتاب المناسک، باب مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ، حدیث1828، ج2، ص103

[23] السجستانی، سنن أبي داود، کتاب المناسک، باب مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ، حدیث1832، ج2، ص104

[24] المرغینانی، علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل، الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، دار احیاء التراث العربی- بیروت-لبنان ج1ص149

[25] مالک بن انس، مؤطا، کتاب الحج، باب وسئل مالک عمن خرج، حدیث1234، ج3، ص495

[26] **امام مالک**،مؤطا ،**کتاب الحج**،باب ما لا یوجب الاحرام من تقلید الهدی،**حدیث**1230،ج3،493

[27] **الترمذی**،محمدبن عیسی الترمذي أبو عیسی الترمذي السلمي،سنن الترمذی، دارإحیاء التراث العربي، بیروت، باب ما جاء فی تقلید الهدی للمقیم،**حدیث** 908،ج3،ص242

[28] **المرغینانی**،علي بن أبي بکر بن عبد الجلیل الفرغاني ، أبو الحسن برهان الدین (م: 593هـــ) الهدایة في شرح بدایة المبتدي دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان ، ج1ص149

[29] صحیح بخاری،**کتاب الحج**،باب مایلبس المحرم من الثیاب والأردیةوالأزر ،ج2،ص559

[30] ***الشافعی، محمد بن ادریس، ابو عبداللہ، الشافعی (150ھ-204ھ) المسند، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ج1، ص118***

[31] **المرغینانی ، الهدایہ، ج1ص136**

[32] **النووی**،أبو زکریا محیي الدین یحیی بن شرف (المتوفی: 676هـــ)المجموع شرح المهذب،دار الفکر، ج 8ص 204

[33] **ایضا**: ج8ص211

[34] صحیح البخاری،**کتاب الحیض**،باب کیف کان بدء الحیض،**حدیث**290،ج1، ص13،116

[35] صحیح بخاری،**کتاب الحیض**،باب المراۃ تحیض بعد الافاضة ،**حدیث**:322،ج1،ص124،125

[36] صحیح بخاری،**کتاب الحیض**،باب امتشاط المراۃ عند غسلهامن الحیض،**حدیث**1،310/ 120

[37] صحیح بخاری،**کتاب الحج**، بَابُ إذاحاضتالمرأةبعدماأفاضت،**حدیث**1672،ج2،ص 625 **النووی**، **المجموع** ،ج 8ص 284

[38] صحیح بخاری،**کتاب الحج**،بَابُ إذاحاضتالمرأةبعدماأفاضت،**حدیث**1673،ج2،ص625